سورة يُونس

آيات ١ تا ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ
اَنْذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ
اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۴﴾ هُوَ الَّذِيْ
جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ
الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ فِيْ
اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿۶﴾

سُوْرَةُ يُوْنُسَ

- نام - سُوْرَةُ يُوْنُسَ وہ سورت جس میں اشارۃً حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ سورۃ کا موضوع بحث حضرت یونس (علیہ السلام) کا قصہ نہیں ہے۔
- اس سورت میں گیارہ رکوع اور ۱۰۹ آیات ہیں
- اس سورت سے قرآن مجید کی تیسری منزل شروع ہوتی ہے (جو سورۃ النحل تک ۷ سورتوں پر مشتمل ہے)
- زمانۂ نزول - یہ مکی سورۃ ہے سورۃ اسراء (بنی اسرائیل) کے بعد نازل ہوئی، نزولِ وحی کے آخری مکی دور میں
- ربط: سورۃ یونس کا اگلی سورت، سورۃ ہود سے قریبی (جوڑا ہونے کا) ربط ہے
- سُوْرَةُ یُوْنُسَ کے ۱۱ رکوعوں میں سے ۲ رکوع انباء و رُسل سے متعلق ہیں (جن میں حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے) اور باقی ۹ رکوع میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کا ذکر (التذکیر بِآلاءِ اللہ) ہے

(سورۃ ہود میں ۱۰ رکوع ہیں جن میں سے ۶ رکوع میں انباء و رسل کا ذکر (التذکیر بِاَیَّامِ اللہ) جس میں نوح علیہ السلام کا ذکر دو رکوعوں پر مشتمل (یہ مقام حضرت نوح علیہ السلام کے ذکر کے اعتبار سے پورے قرآن میں جامع ترین ہے) اور صرف ساڑھے تین رکوعوں میں دوسرے مضامین (التذکیر بِآلاءِ اللہ) ہیں

سُوْرَةُ یُوْنُس

سورة یونس محکم دلائل کی روشنی میں منکرین توحید، رسالت اور آخرت کے خلاف اتمام حجت ہے-ایمان کی دعوت

سورة کے مضامین

- قرآن کا تفصیلی تعارف (یہ اللہ کا کلام ہے، برحق ہے اور مومنین کے لیے رحمت ہے، یہ مخلوق کا گھڑا ہو کلام نہیں، تورات وانجیل میں اس کی تصدیق ہے، اس میں ایسی نصیحت ہے جو سینوں کے امراض کے لیے شفاء اور ایمان والوں کے لیے رحمت ہے، لوگ چاہیں تو اس کو قبول کر لیں اور چاہے تو مسترد کردیں.....)
- قریش کے عقیدۂ شرک اور عقیدۂ آخرت کی تردید کی گئی ہے
- قریش کی دنیادار اور مادی پرست قیادت سے مجادلہ اور قرآن سے متعلق چیلنج
- منکرین رسالت اور منکرین قیامت سے مجادلہ
- قریش کے مشرکانہ عقائد اور خودساختہ حلال وحرام کے قوانین پر مجادلہ
- قریش کے لیڈروں کو ان کے انجام سے خبرداری - اس پر قومِ نوح وفرعون کے انجام سے استشہاد
- نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو خطاب اور تلقین کہ مخالفین کا شور وغوغا تمہیں اس کتاب کے بارے میں کسی شک میں نہ ڈالے جو تم پر اللہ نے اتاری ہے، اسی کی پیروی کریں اور صبر واستقامت کا مظاہرہ کریں

سُوْرَةُ يُوْنُس

- سورۃ میں مسلمانوں کو ان کے برسرِ حق ہونے کی وجہ سے آنے والے دنوں کی سرفرازیوں اور اخروی نعمتوں کی خوشخبریاں سنائی گئیں تاکہ مسلمان ان ناگفتہ بہ حالات سے بددل نہ ہونے پائیں
- دوسری طرف مشرکین مکہ کو بتایا گیا کہ تمہیں اپنی جس قوت اور امارت پر ناز ہے اور جس کی وجہ سے تم اسلامی دعوت کو خاطر میں لانے کے لیے تیار نہیں ہو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم سے پہلے ایسی قومیں گزر چکی ہیں جو اپنی امارت میں بے مثل اور قوت میں بے پناہ تھیں۔ جب انھوں نے اللہ کی طرف سے آنے والے نبیوں کے ساتھ تمہاری طرح بدسلوکی کی اور ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کیا تو قدرت نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اگر تم نے اگر اپنا رویہ نہ بدلا تو تم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکوگے
  - قوم نوح (علیہ السلام) ایک ایسے سیلاب اور طوفانِ بلاخیز کا شکار ہوئی جس نے نہ صرف ان کی بلکہ اس وقت کی معلوم دنیا کی جڑ اکھاڑ کر رکھ دی۔
  - فرعون نے اپنی قوت اور حشمت پر ناز کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بے بسی کا تمسخر اڑایا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب عذاب حرکت میں آیا تو اس کی حکومت اور اس کی فوجیں اسے بحر قلزم کی موجوں سے نہ بچا سکیں اور وہ اپنی قوت اور لاؤ لشکروں کے ساتھ غرق ہو گیا
  - اس سلسلے میں کبھی دعوت کا اسلوب اپنایا گیا، کبھی فہمائش کا اور کبھی تنبیہ کا۔ ان کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے، ان کے اشتباہات دور کیے گئے، ان کے غلط عقائد پر نہایت ہمدردی کے ساتھ تنقید فرمائی گئی

سُوْرَةُ يُوْنُس

سورت میں :

- ان غلط فہمیوں کا ازالہ اور ان غفلتوں پر تنبیہ کی گئ ہے جو لوگوں کو توحید اور آخرت کا عقیدہ تسلیم کرنے میں مانع ہورہی تھیں۔
- رسالت کے تصور کو واضح کرنے کے لیے بشریت اور رسالت کے بارے میں مشرکین کے غلط تصورات کی اصلاح کی گئ
- آخرت کے حوالے سے مشرکین کے اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب اور دوسری زندگی سے متعلق ان شبہات کا ازالہ جن کی وجہ سے ان کی عقلیں مسموم ہوئی جارہی تھیں۔
- قرآن کریم پر مشرکین کے اعتراضات کا جواب اور قرآن کریم جیسی ایک سورۃ ہی لے آنے کا چیلنج
- دنیا کے بارے میں ان کے غلط تصورات کا ابطال اور دنیا کی صحیح حقیقت کی وضاحت کی گئ ہے
- اللہ تعالیٰ کی صفات کا صحیح تعارف اور اس میں غلطیوں کے در آنے کے نقصانات سے آگاہ کیا گیا
- اللہ کے نبی کی حقیقی صفات اور اس کے پیغام کی صحیح حقیقت۔ اللہ کی مشیت اور رضا میں فرق ....
- اللہ تعالیٰ کا نبی جو ہدایت لے کر آیا ہے اس میں کسی طرح کی تبدیل ممکن نہیں جسے دنیا و آخرت کی بھلائی عزیز ہو اسے بہر صورت اسی ہدایت کو اپنانا اور وظیفہ ٔ عمل بنانا ہوگا اور اسی کے سائے میں زندگی گزارنا ہوگی۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

الٓرٰ - الف ۔ لام ۔ را

تِلْكَ اٰيٰتُ - یہ آیات ہیں

تِلْکَ ۔ دور (بعید) کے اشارے کے لیے استعمال ہوتا ہے
یہ آیات (قریب کے لیے) اس کا استعمال قرآن کی بارگاہ الٰہی میں عظمت اور بلند مرتبے کو ظاہر کر رہا ہے

الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ - حکمت والی کتاب کی

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا - کیا یہ ہوا لوگوں کے لیے عجب

اَ ۔ حرفِ استفہام

اَنْ اَوْحَيْنَآ - کہ وحی کیا ہم نے

أَوْحَى يُوْحِي ، إِيْحَاءً ۔ وحی کرنا (IV)

اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ - ایک شخص کی طرف ان میں سے

رَجُل ۔ انسان / شخص (یہاں آپ ﷺ مراد ہیں)

اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ - کہ تو خبردار کر لوگوں کو

أَنْذَرَ يُنْذِرُ ، إنذارًا ۔ خبردار کرنا (IV)

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے

اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢

اَنَّ لَهُمْ - کہ ان کے لیے ہے

قَدَمَ صِدْقٍ - سچائی کا رتبہ

قَدَم - پاؤں، درجہ، مرتبہ

صِدق - سچائی، خیر، خلوص، شرف فضیلت

قَدَم صِدْقٍ - (مختلف معانی) - بلند مرتبہ، فضیلت کا مقام، اعمال صالحہ

قَدَم صِدْقٍ - ایسا مرتبہ جس میں عزت، بلندی اور لازوال سرفرازی ہو

عِنْدَ رَبِّهِمْ - ان کے رب کے پاس

قَالَ الْكٰفِرُوْنَ - تو کہا کافروں نے

اِنَّ هٰذَا - بیشک یہ (تو)

لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ - یقیناً ایک کھلا جادو گر ہے

لَ - لامِ تاکید

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝١ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ
بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢

الف، لام، را
یہ اُس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت و دانش سے لبریز ہے
کیا لوگوں کے لیے یہ ایک عجیب بات ہو گئی کہ ہم نے خود اُنھی میں سے ایک آدمی کو اشارہ کیا کہ (غفلت میں پڑے ہوئے) لوگوں کو چونکا دے اور جو مان لیں ان کو خوشخبری دیدے کہ ان کے لیے اُن کے رب کے پاس سچی عزت و سرفرازی ہے؟
(کیا یہی وہ بات ہے جس پر) منکرین نے کہا کہ یہ شخص تو کھلا جادوگر ہے؟

Alif. Lam. Ra. These are the verses of the Book overflowing with wisdom.
Does it seem strange to people that We should have revealed to a man from among themselves, directing him to warn the people (who lie engrossed in heedlessness); and to give good news to the believers that they shall enjoy true honour and an exalted status with their Lord? (Is this so strange that) the deniers of the truth should say: 'This man is indeed an evident sorcerer?

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ①

قرآن کی عظمت و حکمت کا بیان

- قرآن کریم کے لیے لفظ "حکیم" استعمال کیا گیا ہے- یہ اس بات کی طرف اشارہ کہ قرآنی آیات استحکام، نظم وضبط اور حساب وکتاب کی حامل ہیں اور ہر قسم کے باطل سے، فضول باتوں سے اور ہزل گوئی سے دور ہیں اور قرآن حق کے سوا کچھ نہیں کہتا اور سوائے راہ حق کے کسی چیز کی دعوت نہیں دیتا۔
- حکیم بمعنی "حاکم" کے بھی - قرآن مجید اعتقادات میں حاکم ہے اور حق کو باطل سے علیحدہ کرنے والا ہے اور صواب وخطا کو جدا کرنے والا ہے
- حکیم "محکم" کے معنی میں بھی - قرآن اتنا محکم ہے کہ صدیاں گزرنے کے باوجود اس میں کسی طرح کی تحریف وترمیم نہیں ہو سکی اور نہ ہو سکے گی
- قرآن کریم کے متعلق یہ اعلان، نبی اکرم ﷺ پر اعتراضات کے جواب میں دیا گیا ہے، ان سب اعتراضات کا جواب تو دیا جائیگا لیکن قرآن کے متعلق پہلے جان لو کہ یہ کتاب، کتاب حکیم ہے۔ اس کی ایک ایک آیت میں حکمت کے خزانے مخفی ہیں۔ اس کا پیش کردہ نظام ہر طرح کے تضادات سے پاک ہے۔ اس کی ایک ایک بات میں انسانی مصلحتیں پوشیدہ ہیں۔ یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جو ظن و گمان نہیں بلکہ یقین کی دولت عطا کرتی ہے۔ اس کی ہر نصیحت اور اس کا ہر حکم اپنے پیچھے حقیقت کی قوت، حقانیت کا نور اور نتائج کی فطری واقعیت رکھتا ہے

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲

بشریتِ پیغمبر عقل کا تقاضا

- یہ اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو قریشِ مکہ کیا کرتے تھے کہ اگر اللہ کو ہماری بھلائی منظور ہے اور وہ ہماری اصلاح چاہتا ہے تو اس کے لیے کسی فرشتے کو بھیجا جاتا یا کوئی اور غیر معمولی انتظام کیا جاتا جس کے غیر معمولی ہونے سے انسانوں کو یقین آ جاتا، یہ کیا کہ ہمارے اندر سے ہم جیسے ایک انسان کو رسول بنا کر کھڑا کر دیا گیا
- مشرکین مکہ کا تعجب در حقیقت اس وجہ سے تھا کہ ان کے نزدیک انسان حقیقت میں نہایت فروتر چیز تھا۔ مخلوقات میں اس کا کوئی قابل قدر مقام و مرتبہ نہیں۔ جسم کے اعتبار سے اس سے بڑی بڑی مخلوقات موجود ہیں۔ صلاحیتوں کے اعتبار سے اس کا کوئی خاص مقام نہیں۔ پاکیزگی اور تقدس کے اعتبار سے فرشتوں کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ کہاں رسالت کا مقام اور کہاں بشریت کا مقام، ان دونوں میں کوئی مناسبت نہیں - یہ خلجان صرف مشرکین مکہ کو ہی نہیں بلکہ اکثر قوموں کو لاحق رہا
- اللہ تعالیٰ نے جتنی مخلوقات پیدا فرمائی ہیں ان میں چار مخلوقات سب سے اعلیٰ ہیں۔ (۱) فرشتے، (۲) حیوان، (۳) انسان اور (۴) جنات۔ حیوان تو غیر مکلّف مخلوق ہے۔ جنات اور فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ اس بات کا اظہار تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کو مسجود بنا کر تمام مخلوقات سے برتر ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس سے بڑھ کر حماقت کی بات اور کیا ہو گی کہ وہ مخلوق جو تمام عزت والی مخلوقات میں افضل اور برتر ہے اسے چھوڑ کر کسی دوسری مخلوق کو نبوت دے دی جاتی

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾

- مشرکین مکہ کو اس بات پر تو اعتراض تھا کہ ایک ایسا شخص جو انھیں میں پیدا ہوا، انھیں میں پلا بڑھا، انھیں کے ماحول میں اس نے تربیت پائی، کیسے رسول ہو سکتا ہے لیکن انتہائی تعجب کی بات یہ ہے کہ اس کی خوبیاں، اس معاشرے میں ناپید دکھائی دیتی ہیں۔ اس کے کردار کا اجلا پن کہیں اور نظر نہیں پڑتا۔ اس معاشرے کی برائیاں اسے چھو کر بھی نہیں گزریں۔ وہ معاشرہ اپنے اندر علم کی کوئی خوبی نہیں رکھتا اور یہ شخص اپنی زبان سے ایسے جواہر پارے اگل رہا ہے جس کی مثال کہیں ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ وہ ایسی علم و حکمت کی باتیں قرآن کی شکل میں لوگوں کے سامنے بیان کر رہا ہے جس کی خبر دنیا میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں۔ اس کی زبان سے فصاحت و بلاغت کے پھول جھڑتے ہیں۔ حکمت کا سوتے پھوٹتے ہیں۔ آنے والی دنیا کے بارے میں اس تیقن سے بات کہتا ہے۔ گویا وہ اس کا آنکھوں دیکھا حال ہے۔ اس کی ایک ایک بات اور ایک ایک ادا موہ لینی والی بھی ہے اور حیران کر دینے والی بھی
- یہ شخصیت اور یہ اجلا کردار کسی جادوگر کا ہو سکتا ہے؟ دراصل جادو کا الزام لگا کر وہ آپ ﷺ کی تبلیغ و دعوت کی تاثیر اور آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کی اثر آفرینی کا توڑ کرنا چاہتے تھے۔
- کیا جادوگروں کے کلام میں اثر انگیزی ہوتی ہے؟ کیا جادوگر اس بے داغ کردار کے مالک ہوتے ہیں؟ کیا جادوگر لوگوں کی بھلائی اور خیر کے ایسے حریص ہوتے ہیں جیسے یہ رسول (ﷺ) ہیں، کیا وہ اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں؟ اور اس راہِ دعوت پر آنے والے مصائب پر ایسے صبر کرنے والے ہوتے ہیں

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ شَفِیۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیۡ - بیشک تمہاری پرورش کرنے والا وہ ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ - جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو

فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ - چھ دنوں میں

ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ - پھر وہ متمکن ہوا عرش پر

یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ - وہ تدبیر کرتا ہے تمام معاملات کی

مَا مِنۡ شَفِیۡعٍ - نہیں ہے کوئی بھی شفاعت کرنے والا

اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ - مگر اس کی اجازت کے بعد

ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمۡ - یہ اللہ ہے تمہاری پرورش کرنے والا

فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ - پس اس کی بندگی کرو

) س و ي (

اِستَوَى يَستَوِي ، اِسْتَوَاءً - جلوہ گر ہونا ، قرار پکڑنا، قائم ہونا، توجہ دینا (VIII)

دَبَّرَ يُدَبِّرُ ، تَدْبِيْرًا - تدبیر کرنا (II)

تدبیر : عاقبت اندیشی (انجام کا سوچنا)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ‌ يُدَبِّرُ
الۡاَمۡرَ‌ؕ مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ‌ؕ ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۝٣

حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں
پیدا کیا، پھر تختِ حکومت پر جلوہ گر ہوا اور کائنات کا انتظام چلا رہا ہے کوئی شفاعت
(سفارش) کرنے والا نہیں اِلّا یہ کہ اس کی اجازت کے بعد شفاعت کرے یہی اللہ
تمہارا رب ہے لہٰذا تم اُسی کی عبادت کرو پھر کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے؟

Surely your Lord is Allah, Who created the heavens and the earth in six days, then established Himself on the Throne (of His Dominion), governing all affairs of the universe. None may intercede with Him except after obtaining His leave. Such is Allah, your Lord; do therefore serve Him.6 Will you not take heed?

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ

باطل عقائد کی تردید

- اس آیت کریمہ میں توحیدِ الوہیت کا ذکر (جب خلق اور امر دونوں اللہ ہی کی ذات کے ساتھ خاص ہیں یعنی وہی کائنات کی ہستی کا پیدا کرنے والا ہے اور اسی کے حکم وقت سے اس کا انتظام ہو رہا ہے تو عبادت میں کسی دوسرے کو اس کے ساتھ شریک کرنا کیسے ممکن ہے)۔ ساتھ ساتھ توحید ربوبیت کے دلائل بھی
- اس آیت میں ان تمام عقائد کا رد بھی ہے جس کی رو سے لوگ اللہ کے وجود کو تو مانتے ہیں مگر اس کی صفات مخلوق میں بھی مانتے ہیں اور پھر اپنے معبودوں، دیوی دیوتاؤں، پروہتوں، اور پیروں کو متصرف مانتے ہیں کہ وہ اللہ کے قرب کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں اور بارگاہ الٰہی میں ان کی سفارش کریں گے
- اللہ تعالیٰ نے زمین آسمان کو پیدا کیا (عدم سے وجود بخشا - creation ex nehilo)، کائنات کو پیدا کرکے وہ اس سے بے تعلق نہیں ہو بیٹھا بلکہ اپنے عرش حکومت پر متمکن ہو کر تمام کائنات پر فرماں روائی کر رہا ہے۔ کائنات کے گوشے گوشے میں ہر آن جو کچھ ہو رہا ہے براہ راست اس کے حکم یا اذن سے ہو رہا ہے، جس نے خلق کیا ہے اسی کا حکم تمام کائنات پر جاری ہے اور خالق کائنات کے سوا دوسرا کوئی حق دار کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا کی خلق کی ہوئی کائنات میں اس کا حکم چلے؟
- اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں (۱) فرماں روائی، (۲) حاکمیت اور (۳) آقائی کے مفاہیم شامل ہیں

.... خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳

- زمین و آسمان کی پیدائش ایک تدریجی عمل (چھ مرحلوں) سے ظہور پزیر ہوئی۔
- اس آیتِ کریمہ میں مفسرین کے نزدیک لفظ "یوم" سے مراد چوبیس گھنٹے کا دن نہیں بلکہ مرحلہ یا دور (six periods of creation) ہے، اس لیے کہ جب ابھی وقت کی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی تو ایسے زمانوں اور ادوار کے بارے میں کوئی تعبیر پیش کرنا محض ظنّ و گمان ہے - یہ معاملہ متشابہات کا ہے
- دنیا کی تدبیر و انتظام میں کسی دوسرے کا دخیل ہونا تو درکنار کوئی اتنا اختیار بھی نہیں رکھتا کہ خدا سے سفارش کر کے اس کا کوئی فیصلہ بدلوا دے یا کسی کی قسمت بنوا دے یا بگڑوا دے۔ زیادہ سے زیادہ کوئی جو کچھ کر سکتا ہے وہ بس اتنا ہے کہ خدا سے دعا کرے، مگر اس کی دعا کا قبول ہونا یا نہ ہونا بالکل خدا کی مرضی پر منحصر ہے۔
- جب کائنات میں فرماں روائی، حاکمیت اور آقائی ایک اللہ کی ہے تو پھر اسی کی بندگی و عبودیت کی دعوت دی گئی ہے، بندگی و عبودیت میں بھی یہ تینوں مضامین شامل ہیں کہ تم غلامی کرو تو صرف اس اللہ کی جو تمہارا رب ہے۔ احکام پر چلو تو اس خدا کے جس نے تمہیں پیدا کیا اور آقائی تسلیم کرو اس مالک کی جس نے تمہیں زندگی عطا کی
- یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ جسے تم خالق مانتے اور شب و روز جس کا رزق کھاتے ہو اور جس کی دی ہوئی نعمتوں سے متمتع ہوتے ہو اسی کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہو، اس کی بندگی کرنے کی بجائے دوسروں کی بندگی بجا لاتے ہو، اسے آقا سمجھنے کی بجائے دوسروں کی آقائی کے سامنے سر جھکاتے ہو (اَفَلَا تَذَکَّرُوْن)

اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ

اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا - اس کی طرف ہی تم سب کو لوٹنا ہے

وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا - اللہ کا وعدہ سچا ہے

اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ - بیشک وہ ابتدا کرتا ہے پیدا کرنے کی

بَدَأَ يَبْدَؤُ ، بَدْءً - ابتدا کرنا

ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ - پھر وہ دوبارہ (پیدا) کرے گا اس کو

أَعَادَ يُعِيْدُ ، إِعَادَةً - اعادہ کرنا (IV)

لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - تاکہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ - اور انھوں نے عمل کیے نیک انصاف سے

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ - اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ان کے لیے

شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ - پینا ہے کھولتے پانی سے

وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌ - اور ایک دردناک عذاب ہے

بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ - بسبب اس کے جو وہ کفر کرتے تھے

اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝٤

اسی کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے، یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے بے شک پیدائش کی ابتدا وہی کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا، تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے ان کو پورے انصاف کے ساتھ جزا دے، اور جنہوں نے کفر کا طریقہ اختیار کیا وہ کھولتا ہوا پانی پییں اور دردناک سزا بھگتیں اُس انکار حق کی پاداش میں جو وہ کرتے رہے

To Him is your return. This is Allah's promise that will certainly come true. Surely it is He Who brings about the creation of all and He will repeat it9 so that He may justly reward those who believe and do righteous deeds; and that those who disbelieve may have a draught of boiling water and suffer a painful chastisement for their denying the truth.

هُوَالَّذِیۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِیَآءً وَّ الۡقَمَرَنُوۡرًا وَّ قَدَّرَہٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِیۡنَ وَ الۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰہُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ

هُوَالَّذِیۡ - وہ وہی ہے

جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِیَآءً - جس نے بنایا سورج کو روشن

وَّ الۡقَمَرَنُوۡرًا - اور چاند کو نور (چمکتا ہوا)

وَّ قَدَّرَہٗ مَنَازِلَ - اور مقرر کر دیں اس کی منزلیں

لِتَعۡلَمُوۡا - تاکہ تم جان لو

عَدَدَ السِّنِیۡنَ وَ الۡحِسَابَ - سالوں کی گنتی کو اور حساب کو

مَا خَلَقَ اللّٰہُ ذٰلِکَ - نہیں پیدا اللہ نے یہ

اِلَّا بِالۡحَقِّ - مگر حق کے ساتھ

ضِیَاء - روشنی، چمکنا، روشن ہونا
(وہ روشنی جو بالذات ہو)

نُوۡر - روشن (وہ روشنی جو بالواسطہ ہو)

قَدَّرَ یُقَدِّرُ ، تَقۡدِیرًا - مقرر کرنا (II)

عَدَد - گنتی، شمار (count)

سِنِین - سَنَةٌ سال

سال کے لیے قرآن مجید میں استعمال
ہونے والے 4 الفاظ - آگے سلائیڈ میں

يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۞ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۞

يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ۔ وہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے نشانیوں کو

فَصَّلَ يُفَصِّلُ ، تَفْصِيْلاً ۔ (II)
تفصیل سے بیان کرنا

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۔ ایسے لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ ۔ یقیناً اختلاف میں

اِخْتَلَفَ يَخْتَلِفُ ، اِخْتِلَافًا ۔ اختلاف کرنا، آگے پیچھے آنا (IV)

الَّيْلِ وَ النَّهَارِ ۔ دن اور رات کے

وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ۔ اور اس میں جو پیدا کیا اللہ نے

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۔ آسمانوں میں اور زمین میں

لَاٰيٰتٍ ۔ ضرور نشانیاں ہیں

لَ ۔ لامِ تاکید

لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۔ ایسے لوگوں کے لیے جو تقویٰ کرتے ہیں

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِیَآءً وَّ الۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّ قَدَّرَہٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِیۡنَ وَ الۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰہُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ
یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۝۵ اِنَّ فِی اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَّقُوۡنَ ۝۶

وہی ہے جس نے سُورج کو اجیالا بنایا اور چاند کو چمک دی اور چاند کے گھٹنے بڑھنے کی منزلیں ٹھیک ٹھیک مقرر کر دیں تاکہ تم اُس سے برسوں اور تاریخوں کے حساب معلوم کرو۔ اللہ نے یہ سب کچھ (کھیل کے طور پر نہیں بلکہ) بامقصد ہی بنایا ہے وہ اپنی نشانیوں کو کھول کھول کر پیش کر رہا ہے اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں
یقیناً رات اور دن کے الٹ پھیر میں اور ہر اُس چیز میں جو اللہ نے زمین اور آسمانوں میں پیدا کی ہے، نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو (غلط بینی و غلط روی سے) بچنا چاہتے ہیں

He it is Who gave the sun radiance and the moon light, and determined the stages (for the waxing and waning of the moon) that you may learn the calculation of years and the reckoning of time. Allah has created all this with a rightful purpose (rather than out of play). He expounds His signs for the people who know. Surely in the alternation of the night and the day and in all that Allah has created in the heavens and the earth there are signs for the people who seek to avoid (error of outlook and conduct).

هُوَالَّذِىۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّ الۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ‌ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَـقِّ‌ ۚ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ‏ ۝۵

مظاہرِ کائنات سے قدرتِ الٰہی اور ربوبیتِ الٰہی پر استدلال

- سورج کا فروزاں ہونا اور چاند کا تاباں ہونا اللہ تعالیٰ کی اہل زمین کیلئے تدبیر اور اس کی ربوبیت کا جلوہ ہے۔
- سورج اور چاند کی روشنی کے لیے ضیاء اور نور کے الفاظ آئے ہیں :
  - ← سورج میں جلنے کے عمل (combustion) کی وجہ سے جو روشنی پیدا (generate) ہو رہی ہے اس کے لیے "ضیاء" کا لفظ استعمال ہوا ہے (اگر روشنی میں چمک (روشنی) کے ساتھ حرارت، تپش اور سرخی بھی ہو تو وہ ضیاء کہلاتی ہے
  - ← منعکس ہو کر آنے والی روشنی کے لیے "نور" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ (اگر روشنی میں روشنی اور چمک تو ہو لیکن حرارت، تپش اور سرخی نہ ہو تو روشنی نور کہلاتی ہے
  - ← نور اور نار کا مادہ ایک ہی ہے ۔ اگر روشنی کا عنصر نسبتاً بہت کم ہو اور حرارت،، تپش اور سرخی کا عنصر بہت زیادہ ہو تو "نار" کہلاتی ہے
- سورج معین نظام اوقات کے ساتھ نکلتا اور اپنی تابانیوں سے سارے جہان کو روشن کرتا ہے۔ اس کے فیض سے گرمی، سردی، خزاں اور بہار کے مختلف موسم پیدا ہو جاتے ہیں جن میں سے ہر ایک ہماری دنیا کی زندگی اور اس کی بقا کے لیے ضروری ہیں

مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٥ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦

- چانداس سورج کی روشنی لیکراپنی معین منزلیں طے کرتااور ہماری تاریک راتوں میں مختلف زاویوں سے ہمارے لیے شمع برداری بھی کرتا ہےاور ہمارے مہینوں اور سالوں کی تقویم بھی بناتا ہے۔جس سے لوگ دنوں ، مہینوں اور سالوں کا حساب رکھتے ہیں

صحیح انسانی فطرت کا اعتراف :(مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ)

- جس پروردگار نے ہماری زندگی کو آسان اور رواں دواں کرنے کے لیے شمس و قمر کو تخلیق فرمایااس کی روشنی سے ہماری زندگی آسان کی اوران کی گردش سے ہمیں تقویم عطافرمائی جس سے سال مہینے،تاریخ اوراوقات کے ایک ایک منٹ کا حساب معلوم کیا جاسکتا ہے۔۔اس کے بارے میں یہ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ اس نے کائنات کو بے مقصد پیدا کیا یا وہ کائنات کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر نہیں۔
- جو عاقل اس نظام کائنات پر غور کرتا ہے وہ پکار اٹھتا ہے کہ یہ کارخانہ باطل اور بے مقصد نہیں بلکہ ایک عظیم غایت کے ساتھ وجود میں آیا ہے (وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا) اور یہ غایت تقاضا کرتی ہے کہ یہ کائنات ایک ایسے انجام پر منتھی ہو جو حق اور باطل کے درمیان پورے انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے اور ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دے

اضافی مواد

Reference Material

آیات ۱- ٦

- قرآن مجید ہدایت یافتہ مومنین کیلیئے خوشخبری و بشارت دینے والی اور غافل و گم گشتہ افراد کو ڈرانے والی کتاب ہے۔
- زمین وآسمان کا چھ دنوں میں پیدا کیا جانا، شمس و قمر کی تخلیق اور چاند کی منازل کا مقرر کیا جانا اللہ تع تعالیٰ کی اہل زمین کیلیئے تدبیر اور اس کی ربوبیت کا جلوہ ہے۔
- عالم ہستی کا مدبر اور خالق و حکمران اللہ تعالیٰ ہے جو انسانوں کا حقیقی پروردگار ہے
- شرک کا سرچشمہ، اس کائنات کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کی غیر محدود اور غیر شریک ربوبیت سے غفلت اور بے توجہی ہے
- اللہ تعالیٰ کی خالقیت، حاکمیت، ربوبیت اور مدبریت کی طرف توجہ دلائی گئ ہے (جو انسان میں بندگی اور پرستش کی روح پیدا کرتی ہے)- مظاہر کائنات سے قدرتِ الٰہی اور ربوبیتِ الٰہی پر استدلال
- کائنات ایک بے مقصد تخلیق نہیں بلکہ ایک سنجیدہ، بامقصد اور نتیجہ خیز تخلیق ہے۔
- شب و روز کا اختلاف (طول سال میں ان کا چھوٹا اور بڑا ہونا) اور موسموں کی تبدیلی خدا تعالیٰ کے اہل زمین کا رب اور مدبر ہونے کی واضح دلیلوں

سال کے لیے قرآن مجید میں استعمال ہونے والے 4 الفاظ

1. عَام: وہ سال جس میں وسعت اور فراوانی ہو، خیر و عافیت کا سال۔ انہی معنی کی وجہ سے اسے عید کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے کُل عَام وَ اَنْتُم بخَیر۔ خدا کرے تمہارا یہ سال خیر و عافیت سے گذرے

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۔اس کے بعد پھر ایک سال ایسا آئے گا جس میں باران رحمت سے لوگوں کی فریادرسی کی جائے گی اور وہ رس نچوڑیں گے (12:49)

2. سَنَةٌ : سختی کا سال، تکلیف، خشک سالی اور قحط کا سال۔ پھر قحط کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے یہ لفظ

وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ ۔ہم نے فرعون کے لوگوں کو کئی سال تک قحط اور پیداوار کی کمی میں مبتلا رکھا (7:130)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ۔ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ پچاس سال کم ایک ہزار برس اُن کے درمیان رہا (29:14)۔
اس آیت میں ساڑھے نوسو برس جو نوحؑ کی قوم سے مخالفت اور تکلیف میں گذرے انہیں سَنَةٌ سے تعبیر کیا گیا اور نبوت سے پہلے پچاس سال جن میں کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں تھی انہیں عَام سے

تقویم، وقت اور زمانے کا حساب رکھنے کے لیے بھی سَنَةٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے (جس سے اس بات کی طرف اشارہ کہ خوشحالی کے دن، تنگی و پریشانی کے دنوں سے بالعموم کم ہی ہوا کرتے ہیں

سال کے لیے قرآن مجید میں استعمال ہونے والے 4 الفاظ

3. **حَوْل**: (حَالَ) ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا، حال کی جمع حالات — حَول: سال کا پورا چکر (کسی سال کی ایک معینہ تاریخ سے لے کر اگلے سال کی اسی تاریخ تک کا عرصہ حَول ہے - زکوٰۃ بھی حول کے حساب سے دی جاتی ہے اور رضاعت وطلاق میں بھی حول کا حساب رکھا جاتا ہے

وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ج - -(وہ متوفی شوہر) اپنی بیویوں کے حق میں یہ وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک ان کو نان و نفقہ دیا جائے اور وہ گھر سے نہ نکالی جائیں (2:240)

4. **حِجَج** : (اس کا واحد حَجَّة)- حَجَّ کے معنی بار بار آنا، بکثرت آمدو رفت رکھنا- حَجَّة، حَجَّ سے مشتق (اسم مرّہ) ہے، حج چونکہ سال میں ایک دفعہ ہوتا ہے لہٰذا سال کو بھی حج کہ دیا جاتا ہے —قدیم زمانے میں لوگ حجوں کے حساب سے ہی سالوں کی گنتی کرتے تھے-(سال گننے کا ایک موٹا موٹا طریقہ، جو عربوں میں مروّج تھا)

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ (اس کے باپ نے موسیٰؑ سے) کہا "میں چاہتا ہوں کہ اپنی اِن دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں بشرطیکہ تم آٹھ سال تک میرے ہاں ملازمت کرو (28:27)